قَوْلًا سَدِيْدًا	سیدھی بات۔ غیر مبہم جس میں کوئی پیچیدگی باقی نہ رہے اور جس کا مفہوم واضح ہو۔
عَرَضْنَا	ہم نے پیش کیا۔
اَشْفَقْنَ	وہ ڈر گئیں۔
ظَلُوْمًا جَهُوْلًا	بڑا ظالم اور جاہل۔

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الاحزاب کی آیات میں اہل ایمان کو حضرت موسیٰؑ کی مثال دے کر کیا بات سمجھائی گئی ہے؟

جواب: سورۃ الاحزاب میں اہل ایمان کو بتایا گیا کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰؑ پر عیب لگا کر ایذا پہنچائی۔ موسیٰؑ کی نسبت لوگوں نے اذیت ناک باتیں کیں مگر اللہ تعالیٰ نے سب کا ابطال (غلط ثابت کرنا) کر دیا اور موسیٰؑ کا بے داغ اور بے خطا ہونا ثابت کر دیا۔

سوال نمبر 2: قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا کا مفہوم بتایئے اور ہمارے لئے اس میں کیا رہنمائی ہے؟ سورۃ الاحزاب کے حوالے سے جواب لکھئے؟

جواب: قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا:

مفہوم: اِن الفاظ کا مفہوم یہ ہے کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور پرہیز گاری اختیار کرو اور ہمیشہ سیدھی بات کرو یعنی کوئی لگی لپٹی بات نہ ہو۔ اور زبان کو درست رکھو کسی کو گالی گلوچ نہ کرو، جھوٹ نہ بولو، غلط بیانی سے اجتناب کرو اور کسی کو دھوکہ دینے والی بات نہ کریں۔